فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

تحفة النجدیه

اعنی

فصل

قضية الاخوان

بذکر تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن و الفتوی علی تاویل الاستواء

مع تصدیق العلماء

یعنی

غزنوی نزاع کا فیصلہ

اس رسالہ میں امرتسری غزنویہ کے رسالہ "فیصلہ مکہ" کا جواب مصدقہ

(۶۷) علماء اہل حدیث مع واقعات درج ہے

من تالیف

خادم دین اللہ ابی الوفاء ثناء اللہ الہندی الامرتسری پبلشر

مصنف تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

باہتمام شیخ غلام لیسین صاحب پرنٹر

در مطبع روز بازار ارہال بازار امرتسر میں بماہ رمضان شریف [illegible]

فقط ار براۓ محصول۔

محل وصول دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

دردناک اپیل

بخدمت

اعیان اہل حدیث

فغاں میں، آہ میں، فریاد میں، شیون میں، نالے میں،
سناؤں حالِ دل طاقت اگر ہو سننے والی میں

حضرات! جب دو شخص یا دو گروہ لڑتے ہیں تو ناواقف آدمی دونوں کو بُرا کہتا ہے۔ لیکن واقف حال آدمی ظالم اور مظلوم۔ حملہ آور اور مدافع میں تمیز کر کے وہی اظہار رائے کرتا ہے جو بانی فطرت کے سچے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"المستبّان ما قالا فعلی البادی منھما مالم یعتد المظلومُ"*

مَیں اپنے اور جماعت غزنویہ امرتسر کے واقعات آپ لوگوں کے سامنے پیش کر کے امیدوار ہوں آپ لوگ رائے قائم کرتے ہوئے مذکور فرمان نبوی کو ملحوظ رکھینگے۔

مَیں نے بتوفیق الٰہی "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" عربی لکھی وہ جیسی کچھ ہے آپ لوگ خود دیکھیں اور علماء کرام کی آراء مندرجہ رسالہ ہذا کو (صفحہ ۵ سے صفحہ ۲۲ تک) ملاحظہ کریں (ما اصبت فمن اللہ وما اخطأت فمن نفسی واللہ یعفوا ذلبی) اُس تفسیر میں مَیں نے کسی جماعت یا کسی شخص پر حملہ نہیں کیا۔ بُرا نہیں کہا۔ بلکہ میرے ناقص علم میں جو صحیح معلوم ہوا محض دیانتہً مَیں نے درج کر دیا۔ جماعت غزنویہ امرتسر نے اُس پر ایک کتاب (اربعین غزنویہ) بصورت فتوے اخراج شائع کی۔ جس میں بعض مفتیوں نے مجھ کو اہل حدیث سے خارج' بعض نے اسلام سے خارج

(بقیہ بر صفحہ ب)

---

* ترجمہ } دو شخص آپس میں بُرا بھلا کہنے والے جو کچھ کہیں پہلے شروع کرنے والے پر اُس سب کا گناہ ہے جب تک مظلوم صرف دفاع پر رہے اور حد سے تجاوز نہ کرے ۱۲ منہ

خارج، بعض نے مرتد، بعض نے دجال وغیرہ لکھا۔ اس حالت میں شرعاً وقانوناً میرا حق بلکہ فرض ہوگیا کہ میں اپنی صفائی برادران اسلام خصوصاً جماعت اہل حدیث کے سامنے پیش کردوں۔ چنانچہ میں نے اسکے جواب میں کتاب "کلام المبین" لکھی جس کو دیکھکر (۵۶) علماء نے فتوے غزنویہ کو مسترد قرار دیا۔ الحمدللہ۔ اس کے بعد بمقام آرہ علماء نے فیصلہ دیا وہ بھی فتوے مذکور کے خلاف تھا۔ پھر مدراس کے جلسہ اہل حدیث کانفرنس میں فریقین میں فیصلہ بحال رہا جو آرہ میں ہوا تھا۔ حتے کہ غزنویہ کے سفیروں قاضی عبدالاحد خانپوری اور مولوی فقراللہ مدراسی نے صاف لفظوں میں لکھا۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو ہم اہل حدیث برادر بناکر مصالحت کرتے ہیں"۔ (ملاحظہ ہو روئداد انجمن اہلحدیث مدراس صفحہ ۱۳)

دوسرا حملہ

اس کے بعد کچھ عرصہ خاموشی رہی۔ گذشتہ حج کے موقع پر غزنویہ نے اربعین کو عربی میں چھاپا اور مکہ معظمہ میں جاکر تقسیم کیا۔ اور علماء نجد وشام اور مصر وغیرہ کو میرے برخلاف بہت کچھ ابھارا۔ جب اربعین سے وہاں کام نہ چلا تو غزنویہ نے دیکھا کہ نجدی علماء مسئلہ صفات میں اپنا خاص مسلک رکھتے ہیں۔ اور اسکے خلاف تاویل کرنے والے کو بہت برا جانتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اربعین کے علاوہ مسئلہ استواء وغیرہ کو پیش کرکے میرے برخلاف اُن سے فتوے حاصل کیا۔ اور قبیعہ ملۃ مکہ کی صورت میں اُسے شائع کیا (میں ہنوز اُنکی تصدیق نہیں کرسکتا) غزنویہ حضرات کی طرف سے یہ دوسرا حملہ ہوا۔ اس کے جواب میں بھی اپنی صفائی پیش کرنا میرا فرض ہوا چنانچہ اسی فرض کو اس رسالہ میں ادا کیا گیا ہے۔

یہ حال بالاجمال سناکر میں آپ اصحاب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نزاع میں جتنے حملے ہیں سب غزنویہ کی طرف سے ہیں۔ میری طرف سے اُن پر نہ کوئی فتوے کفر ہے نہ بدعت نہ فسق نہ ضلالت۔ ہاں میں اتنا کہکر اپنے پر سے حملۂ ظالم کا مدافع رہتا ہوں جو شرعاً واخلاقاً میرا حق ہے کہ اخواننا بغوا علینا۔

پاس ہیں۔ غزنویہ نے بطور پیش بندی ایک اشتہار میں لکھا ہے کہ

"مولوی ثناء اللہ اب مقلدین سے سہارا لے گا۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کو یہ ہرگز گمان نہیں تھا کہ علماء اہلحدیث اس فتوے کی مصدق ہونگے۔ گو علماء احناف کی تصدیقات بھی ہم اس میں درج کر سکتے ہیں کیونکہ غزنویہ اور نجدیہ دونوں کے نزدیک حنفیہ اہل سنت میں داخل ہیں۔ مگر ہم نے اُن کی تصدیقات دانستہ درج نہیں کیں تاکہ غزنویہ کو یہ تارِ عنکبوت سے کمزور بہانہ بھی نہ مل سکے۔

آخری بات میں اپنے خیال میں غزنویہ کے دونوں حملوں کو بہت کافی طاقت سے مسترد کر چکا ہوں امید ہے اب جماعت اہلحدیث میں کوئی تفریق نہ رہیگی۔ خدا وہ دن کرے۔

اعیان کرام! امید ہے کہ واقعات مذکورہ کو سامنے رکھکر آپ لوگ صحیح رائے قائم کرینگے۔

سخت افسوس غزنوی نزاع کے دور ثانی میں مجھے جس بات کا سخت افسوس ہوا وہ یہ ہے کہ میرے عزیز دوست مولوی داؤد غزنوی خلف مولانا عبدالجبار غزنوی مرحوم نے بھی مجھ سے علیحدگی اختیار کی۔ حالانکہ موصوف میرے ساتھ حضر و سفر میں مصاحب رہکر میرے اندرون بیرون سے اُسی قدر واقف تھے جتنے دو بھائی (عبدالرحیم و عبدالرحمٰن) ایک دوسرے سے واقف ہوتے ہیں۔ اُسی واقفی کی بنا پر وہ میرے کامل الایمان ہونے کا اعلان کیا کرتے تھے۔ آج وہ خاندان میں ملکر میرے کفر کا فتوےٰ شائع کر رہے ہیں۔ میں تو اس انقلاب کو فرمان خداوندی "تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ" کے ماتحت جانتا ہوں۔ مگر واقفِ حال لوگ کہتے ہیں ؎

کل تک تو آشنا تھے مگر آج غیر ہو

دو دن کا یہ مزاج ہے آگے کی خیر ہو

(ج)

اہل علم اصحاب

اور اعیان انصاف سے رائے قائم کریں کہ کسی ایسے مسئلہ میں بھی کفر۔ الحاد۔ بدعت یا ارتداد کا فتوےٰ لگ سکتا ہے جسمیں جماعت اہلحدیث کا اتنا بڑا گروہ مخالف ہو جنکی رائیں اس رسالہ میں (۷۰) تک آپ ملاحظہ فرمائینگے یا للعجب و ضیعۃ الادب۔ پس اس مجمل روئداد کو ملاحظہ میں رکھکر با تحت حدیث مذکور فیصلہ دینا آپ اصحاب کا کام ہے کہ اس نزاع کا ذمہ دار کون فریق ہے اور کس کی خاموشی سے نزاع مذکور ختم ہو سکتی ہے۔

حمائت دینی کا بہانہ

حضرات غزنویہ کو حمایت دینی پر بہت کچھ ناز ہے جسکی تردید کی مجھے ضرورت نہیں۔ ہاں میں اتنا کہتا ہوں کہ دین وہی تو نہیں جو آپ (غزنویہ) سمجھے ہیں دوسرے علماء اسلام یا اہلحدیث بھی تو یہ حق رکھتے ہیں کہ دین سمجھیں جس صورت میں علماء مرحومین مصنفین کے علاوہ زندہ علماء اہلحدیث بکثرت آپ سے مختلف ہیں جو اس رسالہ میں درج ہیں۔ تو پھر آپ کو کیا حق ہے کہ اپنے ما فی الضمیر ہی پر ضد کریں۔ کم سے کم یہ تو کہیں کہ مسئلہ ہذا مختلف فیہ ہے۔ سلف صالحین کا طریقہ تھا کہ مسئلہ مختلف فیہ کو کفر و اسلام کیلئے معیار نہیں بناتے تھے۔

اس کی نظیر

میں آپ کے خاندان ہی سے بتاتا ہوں۔

عرصہ ہوا امرتسر میں غزنویہ حضرات کی مسجد میں مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم جمعہ پڑھاتے اور خطبہ میں وعظ فرماتے تھے جسکو حضرات غزنویہ نے بدعت جانکر مخالفت شروع کی۔ یہانتک کہ مسجد میں بغرض نگرانی پولیس آنے لگی۔ آخر کار مولوی احمد اللہ مرحوم اُس مسجد کی امامت جمعہ سے الگ ہو گئے۔ اب خاندان کے اکثر ممبران خود خطبہ میں وعظ فرماتے ہیں۔ سب سے پہلے مولوی عبدالواحد صاحب نے لاہور میں شروع کیا۔ حالانکہ اُن کے شروع کرنے کے زمانہ میں اُنکے بڑے بھائی خاندان کے امام مولوی عبدالجبار مرحوم امرتسر میں اس فعل کو بدعت جانکر یہ کرتے تھے۔ اب بھی اُن کی بڑے بیٹے امام اسکو بدعت جانتے ہیں حالانکہ ارتکاب کرنیوالے اور نکر نیوالے افراد بالفاظ دیگر بدعتی اور سنی سب ملکر رہتے ہیں۔ اس امر کی وجہ سے کوئی پرخاش نہیں اسلئے کہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔

نوٹ

فتوے ہذا پر علماء احناف (اساتذہ دیوبند۔ سہارنپور وغیرہ کے) دستخط بھی ہمارے

قادیانی تعلق

اخبار اہل سنت اور اخبار پیغام صلح کے بیانوں کی بنا پر میں نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۰۔اپریل ۱۹۲۶ء (۱۶ شوال ۱۳۴۴ھ) میں لکھا تھا کہ مخالفت کے دور جدید میں قادیانی تعلق ہے۔ مولوی داؤد صاحب غزنوی نے فیصلہ مکہ کے صفحہ ۳۵ پر میرے بیان کی تردید کی ہے اسلئے ایک پوسٹ کارڈ مرقومہ اسماعیل غزنوی ولد مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی بنام قاضی ظہور الدین اکمل اڈیٹر اخبار الفضل قادیان درج ذیل ہے مولوی داؤد صاحب غزنوی اور دوسرے اتباع غزنوی لاہوری ملتانی اس کارڈ کو غور سے پڑھیں اور داد انصاف دیں کہ انکا سلسلہ کہاں ملتا ہے۔ اس کارڈ کا عکس درج ہے

جماعت غزنویہ محاربہ | اور انکے دھڑا واقف ارکان جو میری مخالفت کر نیکو دینی کام ظاہر کرتے ہیں غور کریں اور مولوی عبدالواحد صاحب امام غزنویہ سے فتوے پوچھیں کہ مرزائیوں کیساتھ ان الفاظ میں خط و کتابت کرنا جائز ہے یعنی "والاکرم۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ" اگر وہ جائز کہیں تو اپنی طرف سے میرے بھی بڑھا دیں۔ آہ سہ

"میں کہ از کہ بر بدیتی و با پیوستی یہ"

غزنویو! یہ ملاپ تم کو مبارک

مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

قادیان

امرتسر
15.2.27

پرنسپل اسماعیل غزنوی امرتسر
ISMAIL GHAZNAWI AMRITSAR

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والدین — وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

گرامی نامہ سردست ملا میں لاہور تھا۔

فتنہ تنائیہ بھی چھپ کر طیار ہے

فیصلہ مکہ کی جلدیں بہت کم رہ گئی ہیں

اسکے تو بہت زائد ہیں۔

آپ مستری صاحب یا کسی اور کو ہدایت کر دیں کہ

وہ خود آکر 25 فیصلہ مکہ اور پچاس

فتنہ تنائیہ اگر گھر سے لیجاوے

میری اپنی عدیم الفرصتی کیوجہ سے قاصر ہوں

آپکا اسماعیل عفی عنہ

[illegible]

افتروا افتراآت علىّ اجبت عنها فى جريدتى اهل الحديث

اس میں انہوں نے مجھ پر بہت سے افترآت اور بہتان لگائے جن کے جواب میں نے اخبار اہلحدیث میں دیئے ہیں

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۞

امّا انا فبعد ما اشاعوا الفتاوے الكفرية فى مسئلة الاستواء استفتيت علماء الحديث فما اجابوا به اعرض على جلالة الملك وعلى الاخوان النجديه كى ينظروا انه فى مسئلة الصفات وان كان مسلكهم التفويض لكن ليس لهم ان يكفروا ويبدعوا المؤولين لما فيه خطر عظيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل قال لاخيه يا كافر فقد باء بها احدهما (بخارى) وقال الله تعالى لَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه وقال عليه السلام كل المسلم على المسلم حرام ماله وعرضه الحديث وقال عليه السلام الظلم ظلمات يوم القيمة - ليت شعرى كيف اجترءوا على تكفيرى والحال انّ احدا من المفوضين لم يقل بتكفير المؤولين

غزنویہ کے فتاوی کفریہ شائع کرنے کے بعد مَیں نے علماء حدیث سے اس بارے میں استفتا کیا - جو کچھ انہوں نے جواب دیا اُسے مَیں سلطان المعظم اور علماء نجد کے سامنے پیش کرتا ہوں تاکہ وہ غور کریں کہ مسئلہ صفات میں گو اُنکا مذہب تفویض ہے تاویل نہیں لیکن یہ تو اُنکا حق نہیں کہ وہ مؤولین کو کافر یا بدعتی کہیں اس میں بڑا خطرہ ہے - کیونکہ آنحضرت نے فرمایا ہے - جو کوئی کسی مسلم بھائی کو کافر کہے اُن میں سے ایک ضرور کافر ہو جاتا ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص تمکو اسلامی طریق سے سلام علیکم کہے - اُس کو نہ کہو کہ تو مؤمن نہیں - آنحضرت نے فرمایا ہے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے - وہ اُس پر کسی طرح ظلم نہیں کرتا - نیز فرمایا مسلمان کا مال اور عزّت سب حرام ہیں - نیز فرمایا - قیامت کے روز ایک ظلم کئی اندھیروں کا موجب ہوگا - خدا جانے علماء نجد کو میرے حق میں فتوئے کفر لکھنے کی کیوں جرأت ہوئی ؟ حالانکہ مفوضین میں سے کسی ایک نے بھی ماؤلین کو کافر نہیں کہا

فاحيني عليها وامتني عليها و
احشرني في جماعة الصالحين بعضهم
غضب غضبا شديدا وهو الشيخ سليمان
بن جمهور وبعضهم كفر وحكم بارتداد
المصنف والهجر وهو الشيخ محمد
بن عبد اللطيف فلذا قال توفيق
شريف افندي حين اتاني في
مكاني في بلدي وكان عندنا عدة
اصحاب موجودين ان من كفر منهم
فقد غلى وهو غال واقول فلذا لا
اصدق الفتاوى المذكورة ما لم
ارها - والغزنوية تركوا ذكر
الاربعين التي امروا باحراقها و
اشاعوا الفتاوى النجدية الغالية
التي اخذوها بعد ذهابي الى المدينة
المنورة زادها الله شرفا - سموها
"فيصلة
مكة"
و

مولوی ثناء اللہ کو چاہئے کہ متکلمین کا
مذہب چھوڑ کر سلف کا مذہب اختیار کرے
اس کے سوا انہوں نے کچھ نہیں کہا۔ نہ
کافر نہ بدعتی وغیرہ - بعض نے بہت غصہ
ظاہر کیا اور مصنف اور تفسیر کا بائیکاٹ
کرنے کا حکم دیا - یہ حضرت شیخ سلیمان
بن جمہور ہیں بعض تو حد سے گذر گئے انہوں
نے مصنف پر کفر اور ارتداد اور بائیکاٹ
کا حکم لگایا یہ حضرت شیخ محمد بن عبد اللطیف
ہیں اسی لئے شیخ توفیق شریف جب مجھے
امرتسر میں میرے مکان پر ملنے آئے -
اُسوقت چند آدمی موجود تھے اُن کے سامنے
اُنہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے کافر یا
مرتد لکھا ہے انہوں نے غلو کیا ہے اور وہ
غالی ہیں - مَیں کہتا ہوں اسی لئے جب تک
مَیں وہ فتاوی نہ دیکھوں مَیں نہیں کہہ سکتا
کہ وہ فتوے صحیح ہیں - غزنویہ نے اربعین کے
جلانے کا ذکر تو چھوڑ دیا مگر مذکورہ فتاوی
(غالیہ) شائع کردیئے اسکا نام رکھا "فیصلہ مکہ" اور

ۓ **شہادۃ حقہ** | نحن علی ذالک الشاھدون شیخ توفیق شریف نے ہمارے سامنے
کہا تھا کہ فیصلہ کے مفتیوں میں سے جس جس مفتی نے مولانا ثناء اللہ کے متعلق کفر کا فتوے
لکھا ہے اُس نے غلو کیا اور وہ غالی ہے - حکیم محمد یعقوب ہاشمی امرتسری محمد اسمٰعیل ولد حبیب اللہ بقلم خود - حافظ رکن دین
شیخ فضل الدین بقلم خود - شیخ محمد ابراہیم ناظم بقلم خود - مولا بخش سوداگر صابون - عبد الرحمن فرید کوٹی + وغیرہ